وابتغوا الیہ الوسیلہ

توسل کی شرعی حیثیت

از

محبوب احمد مصباحی

استاذ دارالعلوم اہلسنّت مدرسہ

نورالعلوم معین الاسلام رتسڑ بلیا

حسب فرمائش

مسیح الرحمٰن ناظم اعلیٰ مدرسہ امجدیہ جماپور، گھوسی

ناشر

مدرسہ امجدیہ جماپور، پوسٹ گھوسی، ضلع مئو

فون ۲۲۳۵۳۴

Noori Screen Printers, Ratsar * Design By-Senior Computer, Ballia

https://alislami.net

وابتغوا الیہ الوسیلۃ

توسل کی شرعی حیثیت

از

محبوب احمد مصباحی

استاذ : دارالعلوم اہل سنت مدرسہ نورالعلوم

معین الاسلام رتسر، بلیا

حسب فرمائش : مسیح الرحمٰن ناظم اعلیٰ مدرسہ امجدیہ جمالپور گھوسی

ناشر

مدرسہ امجدیہ جمال پور پوسٹ گھوسی ضلع مئو

فون : ۲۲۳۵۳۴

https://alislami.net

☆جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں☆

نام کتاب : .... توسل کی شرعی حیثیت
مرتب : .... مولانا محبوب احمد مصباحی
سن اشاعت : ۲۰۰۳ء
کمپوزنگ : .... یزدانی کمپیوٹر سینٹر شمس العلوم گھوسی
تعداد بار اول : .... گیارہ سو
قیمت : .... روپئے

ملنے کے پتے

☆ مدرسہ نور العلوم معین الاسلام .... رتسر بلیا
☆ نوری بک ڈپو مدرسہ شمس العلوم .... گھوسی، مئو
☆ مدرسہ امجدیہ جمال پور .... گھوسی مئو
☆ امتیاز بک ڈپو مدرسہ شمس العلوم .... گھوسی، مئو
☆ مدینہ بک ڈپو نزد جامع مسجد .... رتسر، بلیا
☆ یزدانی بک ڈپو مدرسہ شمس العلوم .... گھوسی، مئو

مراجع

(۱) قرآن شریف (۲) جلالین شریف (۳) ترمذی شریف (۴) مشکوۃ شریف (۵) شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق (۶) ضیاء الصدور (۷) تفسیر روح البیان (۸) الحقائق الاسلامیہ (۹) انوار محمدیہ (۱۰) نزہۃ القاری جلد ۳ (۱۱) انجح البینات فی ثبوت الاستغاثۃ من الاموات (۱۲) شفاء السقام (۱۳) مدارج النبوت شریف (۱۴) التوسل بالنبی وبالصالحین (۱۵) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین (۱۶) صواعق محرکہ (۱۷) الدرر السنیہ (۱۸) مدلل تقریریں۔

https://alislami.net

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا رضوان احمد صاحب قبلہ نوری شریفی مد ظلہ العالی
شیخ الادب دار العلوم اہل سنت مدرسہ شمس العلوم گھوسی، مئو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

اما بعد!

عزیز گرامی قدر حضرت مولانا محبوب احمد صاحب مصباحی کی تصنیف "توسل کی شرعی حیثیت" نگاہ سے گزری۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ مولانا موصوف نے بڑی عرق ریزی سے اس کتاب کی تالیف کی ہے۔ وسیلہ کے جواز واستحباب پر قرآن کی آیتوں، احادیث کریمہ اور اقوال سلف صالحین سے بھرپور استدلال کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ وسیلہ جائز اور مستحب ہے۔ انداز بیان بھی انتہائی واضح اور سلیس ہے کہ ہر خاص وعام اس سے استفادہ کر سکتے ہیں دعا ہے کہ مولیٰ تعالی اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ و طفیل میں اس تصنیف کو مقبول انام بنائے اور فاضل مصنف کو جزائے خیر اور مزید تصنیف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبک الکریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

رضوان احمد نوری شریفی

یکم ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ

https://alislami.net

بسم الله الرحمن الرحیم

ألحمد لله الذی جعل التوسل من خصائص خلقه وهو المنزه عن أن یکون وسیلة والصلوة والسلام علیٰ سید الخلق وهو للخلق وسیلة وآله وصحبه وهم الذین اتخذوه وسیلة ۔

أعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم الله الرحمن الرحیم

وَابۡتَغُوۡا اِلَیۡهِ الۡوَسِیۡلَةَ

خدا کی بارگاہ میں خدا کے مقرب اور برگزیدہ بندوں کو وسیلہ بنانا جائز ہے اس کا ثبوت قرآن وحدیث اور اجماع سے ہے اگر کسی ذات کو وسیلہ بنانا ناجائز اور ممنوع ہوتا جیساکہ منکرین نے سمجھا ہے تو ہم سب کے روحانی باپ حضرت آدم علیہ السلام رسول پاک ﷺ کو وسیلہ نہ بناتے اور خود حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبر کی کشادگی کے لئے اپنے اور انبیاء سابقین کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ نہ بناتے۔ قرآن پاک اور تفاسیر سے ثابت ہے کہ سید عالم ﷺ کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے یہود اپنی حاجات کے لئے حضور پاک کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے، آپ کی بعثت سے پہلے اور بعد بعثت بھی اور آپ کی حیات طیبہ میں اور آپ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی آپ کو وسیلہ بنایا گیا ہے۔ اس کا ثبوت انشاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے ۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان نے حضرت زید بن اسود جرشی کو حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے اہل بیت کو اور امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے امام شافعی علیہ الرحمہ کو وسیلہ بنایا ہے۔

تعصب پرستی سے الگ ہو کر سنجیدگی کے ساتھ اس کتاب کو پڑھیں انشاء اللہ اس کتاب کو دلائل وبراہین سے آراستہ وپیراستہ پائیں گے۔

محبوب احمد مصباحی

جمال پور گھوسی مئو

https://alislami.net

اللہ والوں کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا جائز ہے :

توسل کے لغوی معنیٰ :" جعل الشئ وسيلة وتسببا لحصول المقصد" حصول مقصد کے لیے شئ کو وسیلہ اور سبب بنا دینا۔ اور شرع کی اصطلاح میں توسل کہتے ہیں "جعل الشئ الذى له عند الله قدرومرتبة وسيلة لاجابة الدعاء" یعنی جو شئ خدا کی بارگاہ میں قدر و منزلت والی ہے اس کو اجابت دعا کے لیے وسیلہ بنا دینا، "التوسل بالنبى وبالصالحين" (۳۰۸) اس سے معلوم یہ ہوا کہ خدا کی بارگاہ میں جس کے لیے قدر و منزلت ہو اس کو وسیلہ بنانا جائز اور اچھا ہے ،ذات ہو یا اعمال بلا شک وشبہہ انبیا کرام اور رسولان عظام اور نیک مسلمان خدا کی بارگاہ میں قدر و منزلت والے ہیں، لہذا انہیں خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا جائز ہے۔

پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے :" تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط" (البقرۃ) یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک دوسرے پر افضل کیا ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام فرمایا۔ اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا (ترجمہ رضویہ)

پروردگار عالم اپنے حبیب کی شان میں یہ ارشاد فرماتا ہے : "وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ " (سورہ انفال رکوع ۱۸) اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک کہ اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے " وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" (سورۂ نساء پارہ ۵ رکوع ۶)

https://alislami.net

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے: ''لِلّٰه العزة ولرسوله وللمؤمنين'' (المنافقون پارہ ۲۸) اللہ ہی کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول اور مؤمنین کے لئے۔

ایسے ہی ان حضرات کی قدرو منزلت حدیث پاک سے بھی ثابت ہے جیساکہ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ''اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اَمَانَيْنِ لِاُمَّتِيْ وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ، وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ'' (ترمذی شریف، ابواب التفسیر ج ثانی ص ۵۱۵) اللہ تعالی نے میری امت کے لئے دو امانیں اتاریں، ایک ہے ''وماكان الله ليعذبهم وانت فيهم'' اوردوسرا ہے ''وماكان الله معذبهم وهم يستغفرون''، یعنی ایک میرا ان میں تشریف فرماہونا اور ایک ان کا استغفار کرنا۔

طبرانی اور ان کے علاوہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِائَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ جِيْرَانِهِ'' (کنزالعمال ج ۹ ص ۵)

اور امام ترمذی نے جامع میں روایت بیان کیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''الناس رجلان بر تقی کریم علی الله و رجل شقی مهین علی الله'' (ترمذی)

ان سارے نصوص سے معلوم ہوا کہ رسولان عظام اور صالحین خدا

https://alislami.net

کے نزدیک قدر و منزلت والے ہیں لہذا ان حضرات کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔ اور ایسے ہی اعمال صالحہ کو بھی وسیلہ بنانا جائز ہے۔ وسیلہ کے بارے میں پروردگار عالم کا ارشاد ہے" وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ"(سورہ مائدہ) اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو، وسیلہ شامل ہے ذوات اور اعمال دونوں کو جبھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قحط سالی میں حضرت زید بن اسود جرشی کو وسیلہ بنایا۔

توسل، تشفع، استغاثہ، سب ایک ہی معنی میں ہیں جیسا کہ شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق کے (۱۵۹) پر ہے "فَالتَّوَسُّلُ وَالتَّشَفُّعُ وَالاِسْتِغَاثَةُ كُلها بِمَعْنى وَاحِدٍ وَلَيْسَ لَهَا فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤمِنِيْنَ مَعْنى اِلاَّ التَّبَركِ بِذِكْرِ احباءِ اللّٰهِ تَعَالٰى، لَمَّا ثَبَتَ اَنَّ اللّٰهَ يَرْحَمُ الْعِبَادَ بِسَبَبِهِمْ سَوَاءٌ كَانُوْا اَحْيَاءً ا اَوْ اَمْوَاتًا فَالْمُؤَثِّرُ وَالْمُوْجِدُ حَقِيْقَةً هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهٰؤُلاءِ سَبَبٌ عَادِىٌ فِىْ ذٰلِكَ" علامہ نبہانی نے اپنی کتاب شواہد الحق میں فرمایا ہے۔ یعنی توسل، تشفع، استعانت تینوں الفاظ مترادفہ ہیں سب کا معنی ایک ہے مؤمنوں کے قلوب میں ان الفاظ کا مفہوم اور معانی سوا اس کے اور کچھ نہیں کہ خدا کے محبوب بندوں کا ذکر بطور تبرک کرنا اور بس۔

اس لئے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خواہ زندہ ہوں یا مردہ اپنا رحم و کرم فرماتا ہے مؤثر حقیقی ذات خداوندی ہے اور یہ لوگ حصول مقاصد اور مطالب کے لئے اسباب عادیہ سے ہیں۔

علامہ سید سمہودی خلاصۃ الوفاء میں فرماتے ہیں " اِنَّ التَّوَسُّلَ

https://alislami.net

وَالتَّشَفُّعَ بِه علیہ السلام وَبِجاهِه وبركته مِن سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ وَسِيْرَةِ السَّلْفِ الصَّالِحِيْنَ'' (بحوالہ شواہد الحق ص۱۶۱) قَالَ فِىْ الْجَوْهَرِ الْمُعَظم وَلاَ فَرْقَ فِىْ التَّوَسُّلِ بَيْنَ اَنْ يَّكُوْنَ بِلفظِ التَّوسلِ اَوْ التَّشَفُّعِ اَوِالاِسْتِغَاثَةِ اَوِالتَّوَجُّهِ(بحوالہ شواہد الحق ص ۱۶۸)

ذات کا وسیلہ بنانا جائز ہے :

دلیل (۱) قرآن پاک میں ہے ''فتلقی آدم من ربه فتاب عليه انه هو التواب الرحيم'' حضرت امام ابو اللیث اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلاَّ مَا غَفَرْتَ لِیْ'' اور حضرت علامہ سیوطی در منثور میں فرماتے ہیں۔ ابن منذر محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم سے لغزش ہوئی اور آپ کا کرب اور بے چینی بڑھ گئی اور ندامت زیادہ ہوئی تو جبرئیل امین حاضر ہوئے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو دعا نہ سکھادوں وہ دعا یہ ہے ''اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ بِجَاهِ مُحمَّدٍ عَبْدَكَ وَكَرَامَةِ عليك ان تغفرلى خطيئتى'' (الحدیث) اے رب میں تجھ سے تیرے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و مرتبت کے طفیل اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔ (ضیاء الصدور ص ۵)

اس روایت سے ثابت ہوا کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز ہے اور یہ حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

حضور کی بعثت اور قرآن کے نزول سے پہلے یہود اپنی حاجات کے

https://alislami.net

لئے حضور کے نام کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے۔

(۲) قرآن پاک میں ہے ''وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا'' اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ (سورہ بقرہ)

بیضاوی شریف میں ہے ''يستنصرون على المشركين ويقولون اللهم انصرنا بنی آخر الزمان المنعوت فی التوراة'' وہ لوگ مدد کی دعا مانگتے تھے مشرکوں پر اور کہتے اے اللہ ہماری مدد فرما اس نبی آخر الزماں کے صدقے میں جن کی تعریف و توصیف کی گئی تورات میں اور خازن میں ہے ''ای يستنصرون به على مشركی العرب وذالك انهم كانوا اذا احزنهم امر ودهمهم عدو يقولون اللهم انصرنا بالنبی المبعوث فی آخرِ الزَّمَانِ الَّذِیْ نَجِدُ صفته فی التوراه وكانوا ينصرون'' یعنی وہ لوگ نبی کے صدقے میں نصرت طلب کرتے تھے مشرکین عرب پر اور وہ اس طور پر کہ جب ان کو کوئی معاملہ حزن وملال میں ڈالتا اور کوئی دشمن ان کے پاس اچانک آپڑتا تو کہتے اے اللہ ہماری مدد فرما اور اس نبی کے صدقے میں جو مبعوث ہوں گے آخری زمانہ میں جن کی صفت ہم تورات میں پاتے ہیں اور وہ لوگ مدد کئے جاتے تھے۔

اور جمل میں ہے '' ای يستنصرون به على الذين كفروا يعنی مشركی العرب'' یعنی وہ لوگ نبی کے صدقہ میں مدد کی دعا مانگتے تھے کافروں پر یعنی مشرکین عرب پر۔

تفسیر کشاف جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ میں ہے ''يستنصرون على المشركين اذا قاتلوا قالوا اللهم انصرنا بالنبی المبعوث فی

https://alislami.net

آخر الزمان''۔

تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۰۰ پر ہے ''کانوا یستفتحون ای یسألون الفتح والنصرة یقولون اللهم افتح علینا وانصرنا بالنبی الامی'' وہ لوگ فتح کی دعا مانگتے تھے یعنی فتح و نصرت کی دعا مانگتے کہتے اے اللہ ہماری فتح و نصرت فرما اس نبی امی کے صدقے میں۔

حافظ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۴ پر رقمطراز ہیں '' اِنَّ یَهُوْدًا کَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قَبْلَ مبعثه'' یعنی یہود فتح کی دعا مانگتے تھے رسول اللہ کے صدقے میں آپ کی بعثت سے پہلے۔

روح المعانی ج ۱ ص ۲۸۹ ''کَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قَبْلَ مَبْعَثِهٖ''

اردو روح البیان ج ۱ ص ۲۴۱ پر ہے نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے کہا ''بحق محمد ان تغفرلی'' (اے اللہ مجھے محمد ﷺ کے طفیل بخش دے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَکَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا ﷺ'' اے آدم تو نے حضرت محمد ﷺ کو کیسے پہچانا آدم علیہ السلام نے کہا ''لَمَّا خَلَقْتَنِیْ وَنَفَخْتَ فِیَّ الرُّوْحَ فَتَحْتُ عَیْنِیْ فَرَأَیْتُ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّه اَکْرَمَ الْخَلْقِ عَلَیْكَ حَتّٰی قَرَنْتَ اِسْمَه بِاِسْمِكَ'' اے اللہ جب تو نے مجھے پیدا کر کے میرے اندر روح ڈالی تو میں نے آنکھ کھول کر عرش پر لکھا دیکھا '' لا اله الا الله محمد رسول الله'' اس سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ تیرے یہاں تمام مخلوق سے برگزیدہ ہیں یہاں تک کہ تو نے ان کے اسم گرامی کو اپنے اسم جلالت کے ساتھ ملایا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نَعَمْ ہاں ایسا ہی ہے۔

https://alislami.net

جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے پیغمبر اعظم ﷺ کو وسیلہ بنایا ہے تو ذات کو وسیلہ بنانا ثابت اور جائز ہوا۔

دلیل ۳: ''ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما'' (النساء پارہ ۵ رکوع ۶) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

تفسیر جلالین صفحہ ۸۰ پر حاشیہ میں ہے ''قِيْلَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ بَعْدَ دَفْنِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمٰی بِنَفْسِهٖ عَلٰی قَبْرِهٖ وَحثا من ترابهٖ عَلٰی رَاسِهٖ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قُلْتَ فَسَمِعْنَاهُ وَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ'' (الآیہ) ''وَقَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَجِئْتُكَ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذَنْبِیْ فَاسْتَغْفِرْلِیْ رَبِّیْ فَنُوْدِیَ مِنْ قَبْرِهٖ قَدْ غُفِرَ لَكَ'' آپ کے مدفون ہونے کے بعد ایک اعرابی روضۂ مصطفٰے ﷺ پر حاضر ہوا اور روضہ شریف کی مٹی اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا اس کو میں نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے ''ولو انهم اذ ظلموا'' میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہتے ہوئے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ کے مقبول بندوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے اور وسیلہ بنانا جائز ہے۔

https://alislami.net

دلیل ۴ :'' وَابۡتَغُوۡا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ''اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

جلالین میں ہے ''وَابۡتَغُوۡا اَیۡ اطلبوا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ مَا يُقَرِّبُكُمۡ اِلَيۡهِ مِنۡ طَاعَتِهٖ''

محشی فرماتے ہیں ''اَلۡوَسِيۡلَةُ وَهِيَ مَا يَتَقَرَّبُ به اِلَى الشَّئِ''

اخیر میں فرماتے ہیں ''فالوسيلةُ هى الَّتِىۡ يتوسل بِها اِلَى الۡمَقۡصُوۡدِ''وسیلہ اسے کہتے ہیں کہ جس کے ذریعہ مقصود تک پہونچا جائے۔

آیت کریمہ کے اندر وسیلہ مطلقاً اور عام ہے اس لئے ذات مراد لے سکتے ہیں اور اعمال بھی صحابہ کرام نے ذات کو بھی وسیلہ بنایا ہے جیسا کہ حدیث پاک سے ثابت ہے تو معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے وسیلہ سے مراد ذات بھی لیا ہے اسی لئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اور حضرت امیر معاویہ نے حضرت یزید ابن اسود جرشی کو وسیلہ بنایا ہے۔

وسیلہ کے ثبوت میں بہت سی آیات کریمہ پیش کی جا سکتی ہیں مگر انہیں آیات کریمہ پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

بعثت سے قبل حضرت آدم علیہ السلام نے رسول پاک کو وسیلہ بنایا ہے :

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے '' لَمَّا اقۡتَرَفَ اٰدَمُ الۡخَطِيۡئَةَ قَالَ يَا رَبِّ اَسۡأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا مَا غَفَرۡتَ لِیۡ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ كَيۡفَ عَرَفۡتَ مُحَمَّدًا وَلَمۡ اَخۡلُقۡه قَالَ يَا رَبِّ اِنَّكَ لَمَّا خَلَقۡتَنِىۡ رَفَعۡتُ رَأۡسِیۡ رَأَيۡتُ عَلٰى قَوَائِمِ الۡعَرۡشِ مَكۡتُوۡبًا ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ، فَعَلِمۡتُ اَنَّكَ لَمۡ تُضِفۡ اِسۡمَكَ اِلَّا

https://alislami.net

اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ اِنَّه لَاَحَبُّ الْخَلْقَ اِلَیَّ وَاِذَا سَأَلْتَنِیْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ" (الحقائق الاسلامیہ ص ۴۲ انوار محمدیہ ص ۱۴ مواہب اللدنیہ ص ۱۲ جلد ۱ زرقانی ص ۶۲ جلد ۱ شواہد الحق ص ۱۵۶)

جب حضرت آدم سے لغزش سرزد ہوئی عرض کیا اے رب میں تجھ سے محمد ﷺ کے صدقے میں دعا کرتا ہوں تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اے آدم تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا جب کہ میں نے ابھی انہیں پیدا بھی نہ فرمایا حضرت آدم نے عرض کیا اے رب جس وقت تو نے مجھے پیدا فرمایا میں نے اپنا سر اٹھایا عرش اعظم کے کھمبوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا میں نے جان لیا کہ جس کو تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے وہ تیرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ عزیز و محبوب ہے اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا وہ میرے نزدیک مخلوق میں یقیناً سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے مجھ سے ان کے صدقہ میں دعا کی ہے تو میں نے تجھے بخش دیا اور اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھ کو بھی پیدا نہ فرماتا۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ہم سب کے روحانی باپ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی دعا کی مقبولیت کے لئے سرور کون و مکاں محمد مصطفے ﷺ کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنایا اگر وسیلہ بنانا ممنوع ہوتا تو حضرت آدم رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ نہ بناتے۔

توسل امم سابقہ میں بھی مشروع تھا :

جیسا کہ شواہد الحق فی الاستغاثۃ سید الخلق کے ص ۶۵ ا پر مرقوم ہے "عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّ بَنِیْ اِسْرَائِيْل كَانُوْا اِذَا قَحَطُوْا

استسقُوا بِاَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِمْ'' حضرت کعب احبار سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل جب قحط میں مبتلا ہوتے تو اپنے نبی کے اہل بیت کے صدقے میں بارش کی دعا مانگتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ توسل امم سابقہ میں بھی مشروع تھا۔

رسول کی ظاہری زندگی میں بھی رسول پاک کو وسیلہ بنایا گیا:

جیسا کہ امام ترمذی اور ابن ماجہ اور امام بخاری اور حاکم واحمد نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کئے ہیں۔ ''عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَنِيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً ضَرِيْرَالْبَصَرِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِیْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ ادعه قَالَ فَاَمَره اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَه وَيَدْعُوْا بِهٰذَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِیَّ الرَّحْمَةِيَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتُقْضٰى لِیْ حَاجَتِیْ فَعَادَوَ قَدْاَبْصَرَ'' (شواہد الحق فی الاستغاثہ بسید الخلق ص ۱۵۵، التوسل بالنبی وبالصالحین ص ۳۲۰)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ مشہور صحابی ہیں) کہ ایک نابینا شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے کہ وہ مجھے شفا دے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر چاہو تو دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو وہ بہتر ہے عرض کی دعا ہی کیجئے آپ نے اس کو حکم دیا اچھی طرح وضو کرو اور اس طرح دعا مانگو اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے حضور محمد نبی رحمت کے توسل سے متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو اے اللہ تو حضور

https://alislami.net

کی میرے بارے میں شفاعت قبول فرمامیں لوٹااور دیکھنے لگا۔

خطابی نے ایک حدیث ذکر کی کہ حضرت عبد المطلب کے عہد میں مسلسل کئی سال قحط پڑا تو حضرت عبد المطلب قریش کے ساتھ کوہ ابو قبیس پر گئے حضور اقدس ﷺ کو بھی ہمراہ لے گئے حضور کو کاندھے پر بٹھا کر بارش کے لئے دعا کی تو فوراً بارش ہوئی۔ (زرقانی علی المواہب اول ص ۱۹۱ بحوالہ نزہۃ القاری ج ۳ ص ۴۱۷)

رسول نے خود ہی اپنے کو اور تمام انبیاء سابقین کو وسیلہ بنایا ہے:

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کا جب انتقال ہوا قبر تیار ہو گئی آپ قبر میں اترے قبر میں لیٹ گئے پھر ارشاد فرمایا ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدٍ وَوَسِّعْ عَلَیْھَا مَدْخَلَھَا بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ اِنَّکَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ''
(الحقائق الاسلامیہ ص ۲۴ شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ص ۱۵۴)

اے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کی قبر کو کشادہ فرما اپنے نبی اور مجھ سے پہلے تمام انبیائے کرام کے صدقے میں بیشک تو ارحم الراحمین ہے۔

اسی کے مثل حضرت ابن ابی شیبہ نے روایت کی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت ابن عبد البر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور نعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور حافظ سیوطی نے جامع الکبیر میں۔

اگر خدا کی بارگاہ میں دوسروں کو وسیلہ بنانا ممنوع ہوتا تو حضور اکرم

https://alislami.net

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کو اور انبیائے سابقین کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر ممنوع اور ناجائز کام نہ کرتے، معلوم ہوا کہ مقبولان بارگاہ الٰہی کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

حضور اکرم نے اپنے اصحاب کو اس دعا کی تعلیم دی تھی اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا۔

دلیل : ابن ماجہ صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَاَسْأَلُكَ مَمْشَاىَ هٰذَا اِلَيْكَ فَاِنِّىْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلاَ بَطَرًا وَلاَ رِيَاءً وَلاَ سُمْعَةً خَرَجْتُ اِتِّقَاء سخطك وابتغاء مرضاتك فأسلك ان تعيذنى من النار وان تغفرلى ذنوبى فانه لا يغفر الذنوب الا انت اقبل الله عليه بوجهه واستغفر له سبعون الف ملك''
(شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ص ۱۵۳)

اس دعاء میں قابل توجہ '' اللهم انى اسئلك بحق السائلين عليك '' ہے۔ اس میں ہر مومن بندہ کو وسیلہ بنایا گیا ہے جب ہر مومن بندے کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے تو بالخصوص انبیاء کرام اور رسولان عظام کو وسیلہ کیوں نہیں بنایا جاسکتا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وصال بھی وسیلہ بنایا گیا :

دلیل ۱ : ''اِنَّ رَجُلاً كَانَ يَخْتَلِفُ اِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ حَاجَةٍ له فَكَانَ لاَ يَلْتَفِتُ اِلَيْهِ وَلاَ يَنْظُرُ فِىْ

https://alislami.net

حَاجَةٍ لَه فَلَقِيَ اِبْنَ حَنِيُفٍ فَشَكىٰ اِلَيْهِ ذالك فقال له ابن حنيف اِئْتِ الْمِيضَاةَ فتوضأ ثم ائت المسجد فَصَلِّ ركعتَيْنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه اليك الی ربك فتقضی حاجتی وتذكر حاجتك فانطلق الرجل وصنع ما قال ثم اتی باب عثمان فجاء الْبَوَّابُ حتی اخذه بيده فادخله علی عثمان فاجلسه معه علی الطنفسة فقال ماحاجتك فقضاها له ثم قال ماذكرت حاجتك حتی كان الساعة وقال ما كانت لك حاجة فاذكرها ثم ان الرجلَ خَرَجَ من عنده فلقی ابن حنيف فقال له جزاك الله خيرا ما كان ينظر فی حاجتی ولا يلتفت الی حتی كلمته فی فقال ابن حنيف والله ما كلمته ولكن شهدت رسول الله ﷺ واتاه ضرير البصر فشكی اليه ذهاب بصره فقال له النبی ﷺ او تصبر فقال يا رسول الله مالی قائد وقد شق علی فقال له النبی ﷺ ائت الميضاة فتوضأ ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات قال ابن حنيف فوالله ما تفرقنا وطال بنا الحديث حتی دخل علينا الرجل كان لم يكن به ضرر (الحجج البينات فی ثبوت الاستعانة منه الاموات ص ٦) شواہد الحق فی الاستغاثة بسيد الخلق ص ١٥٥ وضياء الصدور لمنكر التوسل باهل القبور۔

ایک شخص حضرت عثمان بن عفان کے دربار خلافت میں اپنی ضرورت سے جاتا تھا وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور نہ اس کی

https://alislami.net

ضرورت میں غور فرماتے تواس کی عثمان بن حنیف سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہاکہ وضو خانہ میں جاکر وضو کرو پھر مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھو پھر کہواے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں محمد نبی رحمت کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں اے محمد میں آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی اس ضرورت کے پورے ہونے کے لئے متوجہ ہوتا ہوں پھر تم اپنی حاجت کا ذکر کرنا اس مرد نے اسی طرح کیا اور حضرت عثمان کے دروازہ پر آیا دربان آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر عثمان بن عفان کے پاس لے گیا حضرت عثمان بن عفان نے اس کو اپنے فرش پر بٹھایا اور اس کی حاجت پوچھی اور اس کے موافق اس کا کام کر دیا اور فرمایا جو کچھ اور تم کو حاجت ہو سو مجھ سے کہنا وہ مرد بہت خوش ہوا اور وہاں سے چلا تو عثمان بن حنیف سے ملاقات ہوئی کہا جزاک اللہ خیر امعلوم ہوتا ہے کہ تم نے حضرت عثمان بن عفان سے میری حاجت کہہ دی تھی انہوں نے کہا واللہ میں نے تو ان سے کچھ نہیں کہا ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک اندھا آیا اور آپ سے استمداد چاہی کہ میری آنکھیں کھل جائیں اس سے حضرت نے فرمایا کیا تو صبر نہ کرے گا عرض کیا یارسول اللہ میرا کوئی قائد نہیں ہے اور یہ میرے اوپر شاق گذر رہا ہے تو ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا وضو خانہ میں جاکر وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا کرو ابن حنیف نے کہا اللہ کی قسم ہم ہٹے بھی نہ تھے اور ہماری گفتگو دراز ہو گئی یہاں تک کہ وہ مرد ہمارے پاس اس حال میں آیا گویا کہ وہ کبھی نابینا تھا ہی نہیں۔ طبرانی نے اس کے طرق کو ذکر کرنے کے بعد کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

دلیل ۲ : بیہقی اور ابی شیبہ نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کی

https://alislami.net

''ان الناس اصابهم قحط فی خلافة عمر رضی الله تعالی عنه فجاء بلال بن الحارث رضی الله عنه الی القبر الشریف وکان من اصحاب النبی ﷺ وقال یا رسول الله استسق لامتك فانهم هلکوا فأتاه رسول الله ﷺ فی المنام واخبره انهم یسقون وکان کذالك''۔ (الحقائق الاسلامیۃ ص ۲۴ شواہد الحق ص ۱۵۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہوئے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے قبر رسول کے قریب آئے اور عرض کیا یارسول اللہ اپنی امت کے لئے بارش طلب فرمایئے لوگ ہلاک ہوگئے تو ان کے خواب میں حضور اقدس ﷺ تشریف لائے اور فرمایا عنقریب بارش آئے گی اور ایسا ہی ہوا۔

اس سے کئی باتیں ثابت ہوئیں (۱) ایک جلیل القدر صحابی کا مزار پاک پر جانا ثابت ہوا۔ (۲) پردہ فرمانے کے بعد رسول پاک کو ندا دینا ثابت ہوا تاکہ وہ اپنی امت کے لئے بارش طلب فرمائیں۔ (۳) خدا کی بارگاہ میں رسول پاک کو طلب ماء کے لئے وسیلہ بنانا ثابت ہوا۔ (۴) اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مقربین بارگاہ کے مزارات پر طلب حاجات کے لئے حاضری سنت صحابہ کرام ہے۔ (۵) اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کبھی کبھی صحابہ کرام حضور اقدس ﷺ کے مزار پر حاضر ہوکر حضور سے بھی استعانت کرتے تھے۔

رسول پاک کے علاوہ حضرت عباس کو بھی وسیلہ بنایا گیا ہے :

دلیل : مشکوۃ شریف باب الاستسقاء فصل ثالث ص ۱۳۲ پر یہ

https://alislami.net

حدیث پاک ہے '' عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ کَانَ اِذَا قُحِطُوْا اِسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْا''۔

بخاری شریف باب الاستسقاء میں بھی یہی حدیث پاک ہے :

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر ابن خطاب حضرت عباس ابن عبد المطلب کے توسل سے دعاء بارش کرتے اور عرض کرتے الٰہی ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کا وسیلہ پکڑتے تھے تو بارش بھیجتا تھا اور اب ہم تیرے نبی کے چچا کا وسیلہ پکڑتے ہیں ہم پر بارش بھیج لوگ سیراب کئے جاتے تھے۔

معلوم ہوا کہ توسل باشخص جائز ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل ہمارے لئے حجت ہے اس لئے کہ ان کے حق میں رسول اعظم کا ارشاد ہے ''ان اللہ جعل الحق علی لسان عمرو قلبہ'' اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر کے قلب وزبان پر کردیا ہے۔

یہ ایسا کیوں کرتے تاکہ معلوم ہو کہ صرف نبی ہی کا وسیلہ نہیں ہوتا بلکہ ان کی امت کے اولیاء کا وسیلہ بھی ہو سکتا ہے ان کی برکت سے رحمتیں آتی ہیں، حضرت عمر جناب عباس کا وسیلہ اس طرح لیتے کہ ان کے توسل سے بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے۔

اعتراض : حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کو وسیلہ نہیں بنایا بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تو اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو وسیلہ بنانا جائز نہیں بلکہ زندوں کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

https://alislami.net

جواب : حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لئے نبی کو وسیلہ نہیں بنائے کہ آپ انتقال ہو چکے ہیں اور حضرت عباس کو اس لئے وسیلہ بنائے کہ آپ زندہ تھے یہ مطلب نہیں ہے بلکہ آپ کو یہ بتانا مقصود تھا کہ جیسے نبی کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے اسی طرح سے اللہ کے دوسرے برگزیدہ بندوں کو بھی وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔ (شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق کے ص ۱۵۸) اس کے بارے میں بعض عارفوں نے یہاں پر ایک نکتہ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کو وسیلہ بناتے اور دعا کے قبول ہونے میں کچھ تاخیر ہوتی تو جو کمزور اور ضعیف الایمان مسلمان تھے ان کے عقل و دماغ میں قسم قسم کے وسوسے پیدا ہوتے اس لئے آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا تاکہ اگر دعا کے قبول ہونے میں کچھ تاخیر بھی ہو جائے تو وسوسہ پیدا نہ ہونے پائے۔

رسول اکرم ﷺ کی قبر سے استغاثہ :

دلیل : علامہ سبکی نے اس کو پوری سند کے ساتھ شفاء السقام میں نقل کیا ہے :

عَنْ مَالِكِ الدرداء قال اصاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فجاء رَجُلٌ الی قَبْرِ النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ استسق لامتك فانهم قد هلكوا فاتاه رسول اللہ ﷺ فی المنام فقال ایت عمر فاقرؤه السلام واخبره انهم مسقون وقل له علیك الكیس الكیس فاتی الرجل عمر فاخبره فبكیٰ عمر رضی اللہ عنہ ثم قال یا رَبِّ ما آلوا لا ما عجزت عنہ (شفاء السقام ص ۱۷۴)

https://alislami.net

اس حدیث کو محمد بن عبد الباقی زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ جلد ۸ ص ۷۷ پر نقل فرمایا ہے۔

حضرت مالک الدرداء بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی قبر پر آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے بارش کی دعا کیجئے کیونکہ مسلمان بھوک سے ہلاک ہو رہے ہیں حضور اکرم ﷺ نے اس کو خواب میں زیارت سے مشرف کیا اور فرمایا عمر کے پاس جاؤ اور ان سے میرا سلام کہدو اور ان کو خوشخبری دو کہ عنقریب بارش ہوگی اور ان سے کہدو کہ تدبیر سے کام لیں وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو خبر دیا حضرت عمر رونے لگے اور کہنے لگے اے اللہ عمر وہی کام چھوڑتا ہے جس کی اس کو طاقت نہ ہو۔

اس اثر کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ حافظ ابن عبد البر نے استیعاب میں اور طبرانی نے معجم صغیر میں بیان فرمایا ہے :

بارش کے لئے مزار رسول کو وسیلہ بنایا گیا :

دلیل : روی الدارمی فی صحیحه عن ابی الجوزاء قال قحط اهل المدینة قحطا شدیدا فشکوا الی عائشة رضی الله عنها فقالت انظروا الی قبر رسول الله ﷺ فاجعلوا منه کوة الی السماء حتی لا یکون بینه وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا'' (شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ص ۱۶۱) مدینہ منورہ میں بہت سخت قحط پڑا لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا رسول خدا کی قبر کی طرف دیکھو اس کے اوپر والی چھت میں سوارخ

https://alislami.net

کر دو رسول کے مزار اور آسمان کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو صحابہ نے ایسا کیا تو بارش ہوئی۔

دلیل ۲: ابو صالح کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عباس منبر پر تشریف لے گئے تو حضرت عمر نے پہلے یہ دعا کی ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا توجھنا اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّکَ وَ صِنْوَ اَبِیْہِ فَاسْقِنَا الْغَیْثَ وَلَاتَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِتِیْنَ'' اے اللہ ہم تیرے نبی کے چچا اور ان کے والد کے حقیقی بھائی کو وسیلہ بنا کر تیری طرف متوجہ ہوئے ہیں تو بارش برسا اور ہمیں مایوس ہونے والوں میں مت کرنا پھر حضرت عباس سے فرمایا آپ دعا کریں تو انہوں نے یوں دعا کی اے اللہ بغیر گناہ کے کوئی بلا نہیں اترتی اور توبہ کے بغیر کوئی بلا نہیں ٹلتی میرا وسیلہ لے کر قوم تیری جناب میں متوجہ ہے تیرے نبی کے ساتھ میری قربت کی وجہ سے، گناہوں سے آلودہ ہمارے ہاتھ تیری طرف اٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے ساتھ، ہمیں بارش سے سیراب کر اس دعا کے بعد آسمان میں پہاڑوں کے مثل پر نالے کھول دیئے یہاں تک کہ زمین سر سبز ہو گئی اور لوگ جی گئے۔

(بحوالہ نزہۃ القاری جلد ۳ ص ۴۱۹)

مکہ میں جب کوئی حادثہ پیش آتا تو لوگ عبد المطلب کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بناتے:

دلیل: جب اہل مکہ کو کوئی حادثہ در پیش ہوتا تو ان (عبد المطلب) کو جبل ثبیر پر لے جاتے اور بارگاہ رب العزت میں ان کو وسیلہ بناتے اور قحط کے دنوں میں استسقاء کی دعا کرتے تھے اور اس نور محمدی کی برکت سے جو

https://alislami.net

ان کی پیشانی میں نمایاں تھا ان کی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔

(اردو مدارج النبوت شریف جلد دوم ص ۹)

خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کو وسیلہ بنانے کا حکم دیا:

دلیل: حضرت حافظ ابن حجر فتح الباری کے اندر سند کے ساتھ فرماتے ہیں "عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه ثُمَّ عُمَر خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يرى للعباس ما يرى الولد للوالد فاقتدوا ايها الناس بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ عمه العباس واتخذوه وسبيلةً اِلَى اللّٰهِ" (فتح الباری ج ۲ ص ۴۱۲، شرح مواہب ج ۸ ص ۷۸ بیہقی نے سنن کبریٰ میں روایت بیان کیا ج ۳ باب الاستقاء ص ۳۵۲ بحوالہ التوسل بالنبی وبالصالحین ص ۳۱۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا ارشاد فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو والد کی جگہ جانتے تھے اے لوگو! رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرو آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور ان کو خدا کے حضور وسیلہ بناؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمانا "واتخذوه وسيلة الى الله" اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی بارگاہ میں حضرت عباس کو وسیلہ بنانا جائز ہے اگر وسیلہ بنانا جائز نہیں ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنانے کا حکم نہ دیتے آپ کا فرمانا واتخذوہ وسیلۃ دلیل ہے حضرت عباس کو وسیلہ بنانے پر۔

چونکہ حضرت عمر کا عمل تمام صحابہ کے مجمع میں ہوا اور سب نے اس پر عمل کیا تو توسل کا مستحب ہونا اجماع صحابہ سے ثابت ہوا۔

https://alislami.net

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید بن اسود جرشی کو وسیلہ بنایا :

حضرت ابن سعد نے طبقات میں روایت بیان کیا جلد ۷ ص ۴۴۴

”عن ابی الیمان عن صفوان بن عمرو عن سلیم بن عامر الخبائری ان السماء قحطت فخرج معاویة بن ابی سفیان رضی الله عنه واهل دمشق یستسقون فلما قعد معاویة علی المنبرقال این یزید بن الاسود الجرشی ۔ قال فناداه الناس فاقبل یتخطی فامره معاویة فصعد المنبر فقعد عند رجلیه فقال معاویة اللهم انا نستشفع الیك الیوم بخیرنا وافضلنا اللهم انا نستشفع الیك بیزید بن الاسود الجرشی یا یزیدا رفع یدیك الی الله فرفع یزید یدیه ورفع الناس ایدیهم فماکان او شك ان ثارت سحابة فی المغرب وهبت لها ریح فسقینا حتی کاد الناس لا یتصلون الی منازلهم“۔

(بحوالہ التوسل بالنبی وبالصالحین ص ۳۱۴)

حضرت ابو الیمان سے روایت ہے وہ صفوان بن عمرو سے وہ سلیم بن عامر الخبائری سے قحط پڑا حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل دمشق نکلے بارش کی دعا کرنے کے لئے جب حضرت معاویہ منبر پر بیٹھے ارشاد فرمایا یزید بن اسود جرشی کہاں ہیں لوگوں نے انہیں آواز دی تو پھاندتے ہوئے آئے توان کو حضرت معاویہ نے حکم دیا منبر پر چڑھے آپ کے دونوں قدم مبارک کے قریب بیٹھ گئے حضرت امیر معاویہ نے عرض کی اے اللہ آج ہم تجھ سے سفارش کرتے ہیں اس کے صدقے میں جو ہم میں بہتر اور افضل ہے اے اللہ ہم یزید بن اسود جرشی کے وسیلہ سے تجھ سے

https://alislami.net

سفارش کر رہے ہیں اے یزید اللہ کے حضور اپنے دونوں ہاتھ کو اٹھایئے حضرت یزید اور تمام لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا تو مغرب کی سمت ایک بادل اٹھا اور سخت ہوا چلی ہم پانی سے سیراب کئے گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ لوگ اپنے گھروں تک نہ پہونچ سکیں گے۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ صالحین کو وسیلہ بنانا جائز ہے اس لئے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید بن اسود کو صحابہ کی موجودگی میں خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنایا تو صحابہ میں سے کسی نے بھی ناپسند یا انکار نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ وسیلہ مطلوب ''وابتغوا اليه الوسيلة'' میں عام ہے چاہے اعمال صالحہ ہوں یا ذوات فاضلہ ہوں اگر انبیاء اور صالحین کو وسیلہ بنانا شرک ہوتا جیسا کہ منکرین نے سمجھا ہے تو صحابہ ضرور بالضرور انکار کرتے، لہذا صحابہ کا اجماع ہوا لہذا وسیلہ کا انکار کرنا اجماع کا انکار کرنا ہوا۔

اقوال سلف:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

دارمی نے مسند میں جلد ا ص ۴۳ باب اکرم اللہ نبیہ ﷺ بعد موتہ میں فرماتے ہیں:

عن ابی جوزا قال قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا الى عائشة رضى الله عنها فقالت انظروا الى قبر النبى ﷺ فاجعلوا كوّةً الى السماء حتى لا يكون بينه وبين

https://alislami.net

السماء سقف ففعلوا فمطروا (الحدیث) ابن جوزی نے اسے وفا کے اندر بیان کیا۔ (بحوالہ التوسل بالنبی وبالصالحین ص ۳۲۸)۔

حضرت ابو جوزاء نے کہا مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں شکایت کی تو انہوں نے فرمایا رسول خدا کی قبر کی طرف دیکھو اس کے اوپر والی چھت میں سوراخ کر دو رسول کے مزار اور آسمان کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو صحابہ نے ایسا کیا تو بارش ہوئی۔

خلیفۃ المسلمین حضرت علی رضی اللہ عنہ:

امام بخاری جامع کے اندر روایت بیان کیا جلد اص ۱۳۷ (حوالہ التوسل بالنبی وبالصالحین ص ۳۲۸)

انه لَمَّا جَاءَ الأعْرَابِی وَشَکَی النَّبِیَّ ﷺ القحطَ فَدَعَی اللّٰهَ فانجابتِ السحابُ بالمطرِ قال ﷺ لو کان ابو طالب لقرت عیناهُ من ینشدنا قوله فقال عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَاَنَّکَ اَرَدْتَ قوله۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتمی عصمة للارامل

فتھلل وجه النبی ﷺ:

علامہ زرقانی نے ابن عساکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ جلہمہ بن عرفطہ نے بیان کیا کہ میں مکہ میں آیا اس وقت قحط کی وجہ سے اہل مکہ سخت تنگی میں تھے کسی نے کہا لات و عزیٰ کے پاس چلیں، کسی نے کہا نہیں تیسرے بت منات کے پاس چلو۔ ایک معمر خوبصورت صائب الرائے نے کہا کہاں بھٹکے جاتے ہو تم میں بقیہ ابراہیم سلالہ اسماعیل موجود ہیں لوگوں نے کہا تمہاری مراد ابو طالب ہیں انہوں نے کہا ہاں، سب لوگ ابو طالب کے

https://alislami.net

گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر آئے، سب ان کی طرف لپکے اور کہا اے ابو طالب اس وادی میں قحط ہے اہل عیال تنگی میں ہیں چلو اور بارش کی دعا کرو یہ سن کر ابو طالب نکلے ان کے ساتھ ایک صاحبزادے تھے جو ایسے سورج معلوم ہوتے تھے جس پر سے ابھی کالی گھٹا چھٹی ہو، ان کے ساتھ بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، ابو طالب نے ان صاحبزادے کو لیا اور ان کی پشت کعبے سے لگادی ان صاحبزادے نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اس وقت آسمان میں بادل کا ٹکڑا نہیں تھا اب ہر چہار طرف سے بادل اٹھا اور موسلا دھار برسنے لگا وادی بہہ اٹھی اور شہر، دیہات والے سب کے سب سیراب ہو گئے اسی موقع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابو طالب کہتے ہیں"

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامیٰ عصمة الارامل

بہترے گوری رنگت والے ایسے ہیں جن کے روئے انور کے صدقے میں بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے ماویٰ بیواؤں کے پناہ "شواہد الحق فی الاستغاثة بسید الخلق اور التوسل بالنبی وبالصالحین" میں ہے کہ فتھلل وجه النبی ﷺ یعنی فرط مسرت سے نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور کھل اٹھا۔ اگر اس کے اندر کوئی شرک ہوتا تو حضور اکرم ﷺ مسکراتے ہرگز نہ بلکہ ناپسند فرماتے، معلوم ہوا کہ خدا کی بارگاہ میں نبی کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ :

قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے شفاء شریف میں صحیح اسناد کے ساتھ روایت بیان کیا اس کو امام شہاب الدین خفاجی نے شرح شفاء جلد ۳ ص ۳۹۸ پر بیان فرمایا ہے "انه لما حجّ المَنْصُوْرُ" (الخلیفة الثانی من

https://alislami.net

بنی عباس) وزار قبر النبی ﷺ سأَلَ الامام مَالِكًا رضی اللّٰهُ عنه وهو بالمسجد النبوی وقال له یا اَبَا عبدِ الله اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وادعوا واستقبل رسول الله ﷺ فقال مالك رضی الله عنه ولِمَ تصرف وجهك عنه وهو وسیلتك ووسیلة ابیك آدم الی الله تعالیٰ بل استقبله واستشفع به فیشفعه الله فیك" اسے امام سبکی نے بھی اپنی کتاب شفاء السقام ص ۵۴ اپر اور امام قسطلانی نے مواہب باب زیارۃ قبر النبی ﷺ میں اور امام سمہودی نے وفاء الوفاء میں امام زرقانی نے شرح مواہب میں جلد ۸ ص ۳۵۷ پر نقل فرمایا ہے۔ یعنی جب منصور نے حج کیا اور نبی کریم ﷺ کے قبر کی زیارت کی تو اس نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس حال میں کہ وہ مسجد نبوی میں تھے۔ دعا کرتے وقت خانہ کعبہ کی جانب منہ کروں یا مواجہ شریف کی طرف آپ نے فرمایا اے امیر تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی جانب سے کیوں منہ پھیرتا ہے حالانکہ حضور ﷺ تیرے لیے اور تیرے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے روز قیامت وسیلہ ہیں تو حضور کی جانب متوجہ ہو کر ان کو سفارشی بناؤ تو اللہ تعالی تمہارے بارے میں ان کی سفارش قبول فرمائے گا۔

حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ص ۸۱۵ پر ہے۔

عَنْ اِبْنِ حَمِيْدٍ قَالَ نَاظَرَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَالِكًا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالكٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَدَّبَ قَوْمًا فَقَالَ (لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) (الآیه) وَمَدَحَ قَوْمًا فَقَالَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ) وَذَمَّ قَوْمًا فَقَالَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ)

https://alislami.net

(الآیۃ) وَاِنَّ حُرْمَتَہ ﷺ مَیِّتًا کَحُرْمَتِہٖ حَیًّا فَاستَکَانَ لَھَا اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَسْتَقْبِلُ الْقِبلۃَ وَاَدْعُوْا اَستقبلُ رسول اللہ ﷺ فقال وَلِمَ تَصْرِفُ وَجْھَكَ عَنْہُ ھُوَ وَسِیْلَتُكَ وَوَسِیْلَۃُ اَبِیْكَ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بَلْ اُسْتَقْبِلَہ وَاسْتَشْفِعْ بِہٖ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْل لَوَجَدُوْا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔

یعنی ابو جعفر منصور مدینہ طیبہ آیا اور مسجد نبوی میں امام مالک سے مناظرانہ انداز میں گفتگو کرنے لگا دوران گفتگو اس کی آواز بلند ہونے لگی تو امام مالک علیہ الرحمہ نے ان کو تنبیہ فرمائی اور کہا کہ مسجد نبوی میں اپنی آواز بلند نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ادب سکھاتے ہوئے فرمایا ہے اپنی آوازوں کو نبی کریم ﷺ کی آواز پر بلند نہ کرو اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں آوازوں کو پست کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو بارگاہ رسالت میں پست رکھتے ہیں، اسی طرح ایسے لوگوں کی مذمت فرمائی جو آداب بارگاہ نبوی کا لحاظ نہیں رکھتے تھے، آیت کریمہ میں ہے وہ لوگ جو آپ کو دروازہ کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر شعور نہیں رکھتے اے عباس امیر اس بات کو یاد رکھ کہ حضور ﷺ کا احترام آج بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح حضور علیہ السلام کی حیات ظاہری میں تھا امام مالک کی یہ باتیں سن کر منصور خاموش ہو گیا۔

ابو جعفر نے کہا اے مالک قبلہ کا رخ کر کے دعا کروں یا مواجہ شریف کی جانب امام مالک نے فرمایا اے امیر تو حضور کی جانب سے منھ کیوں

https://alislami.net

پھیر تا ہے حالانکہ حضور ﷺ تیرے لئے اور تیرے باپ آدم کے لئے روز قیامت وسیلہ ہیں اللہ کی طرف، تو حضور کی جانب متوجہ ہو کر ان کو سفارشی مان اللہ قبولیت عطا فرمائے گا ارشاد ربانی ہے ولو انهم الخ اور وہ لوگ اگر اپنی جانوں پہ ظلم کریں پھر حاضر ہو کر بارگاہ رسالت میں اظہار ندامت کریں اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور آپ بھی ان کی سفارش فرمائیں تو وہ اللہ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے۔

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ :

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ اپنی مسند کتاب الحج میں روایت بیان کرتے ہیں۔

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ السُّنَّةِ ان تأتى قبر النبی ﷺ من قِبَلِ القبلة وتجعل ظهرك اِلَی الْقِبْلَةِ واستقبل القبرَ لوجهك ثم تقول السلامُ عليك ايها النَّبِیُّ ورحمةُ الله وبركاته۔

یعنی حضرت نافع سے روایت ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں سنت طریقہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی قبر کے پاس تم قبلہ کی جانب سے آؤ اور اپنی پیٹھ کو قبلہ کی طرف کر لو اور قبر انور کی طرح رخ کرو پھر کہو السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امام کمال الدین ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ :

فتح القدیر ج ۲ ص ۳۳۷ کتاب الحج باب زیارۃ النبی ﷺ میں ہے

وَیَسْأَلُ اللّٰهَ حَاجَتَه مُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰهِ بحضرةِ نبيه ثم قال

https://alislami.net

يسأل النبی ﷺ الشفاعة فيقول يا رسولَ اللهِ اَسأَلُكَ الشفاعة يا رسولَ الله اَتَوَسَّل بك اِلَی اللهِ۔

امام شافعی علیہ الرحمہ :

حافظ ابو بکر خطیب بغدادی نے تاریخ میں روایت بیان کیا ہے ج ا ص ۱۲۳ پر ہے۔

اِنَّ الاِمَامَ الشَّافَعِیُ علیه الرحمه ایام هو ببغداد کان یتوسل بالامام ابی حنیفة علیه الرحمه یجئ الی ضریحه یزوره فیسلم علیه ثم یَتَوَسَّلُ اِلَی اللّٰهِ تعالی به فی قضاء حاجاته۔

یعنی جن دنوں میں امام شافعی علیہ الرحمہ بغداد ہوتے تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو وسیلہ بناتے آپ کے مزار پاک پر حاضر ہوتے زیارت کرتے ان کو سلام عرض کرتے پھر خدا کے حضور ان کو وسیلہ بناتے اپنی ضروریات کے پوری کرنے میں۔

امام شافعی علیہ الرحمہ نے اہل بیت کو بھی وسیلہ بنایا ہے :

جیسا کہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں ص ۱۸۰ پر نقل فرماتے ہیں

آل النبی ذریعتی وهم الیه وسیلتی
ارجوبهم اعطی غدا بید الیمین صحیفتی

امام الشافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آل نبی خدا کے حضور میرے لئے ذریعہ اور وسیلہ ہیں میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرا صحیفہ انہیں کے صدقے میں مجھے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

https://alislami.net

امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ :

علامہ یوسف نبہانی اس کو شواہد الحق ص ۱۶۶ پر نقل فرماتے ہیں

اِنَّهُ تَوَسَّلَ الامامُ احمدُ بنُ حنبل بالامامِ الشافعی رضی الله عنه حتی تَعَجَّبَ ابنه عبدِ الله بن الامام احمد بن حنبل من ذالك فقال له الامام احمد ان الشافعی كَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ وَكَالْعَافِيَةِ لِلْبَدَنِ۔

امام احمد ابن حَنبل عَلیہ الرحمہ نے امام شافعی علیہ الرحمہ کو وسیلہ بنایا تو ان کے لڑکے حضرت عبد اللہ ابن امام احمد بن حنبل کو اس بات سے تعجب ہوا تو ان سے امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ امام شافعی کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ لوگوں کے لئے سورج اور جیسے بدن کے لئے عافیت۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمہ :

امام ابو عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمہ بھی مسلمانوں کی ذات کو وسیلہ بنانے کے جواز کے قائل ہیں اس لئے کہ اپنی جامع میں ابواب الجہاد کا جو ترجمۃ الباب باندھا ہے وہ یہ ہے (باب ماجاء فی الاستفتاح بصعاليك المسلمين) اس باب کے تحت حضرت درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث تخریج کرتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم ابغونى فى ضعفائكم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائكم۔

(ترمذی شریف ص ۲۹۹ جلد اول)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنے کمزوروں میں ڈھونڈو اس

https://alislami.net

لئے کہ کمزوروں ہی کے صدقے میں تمہیں رزق دی جاتی ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

امام نووی شافعی علیہ الرحمہ :

کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں :

انه یستحب اذا کان فیهم رَجُلٌ مَشْهُوْرٌ با لصلاحِ ان یستسقوا به فیقولوا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نستسقی ونستشفع الیك بعبدك فلاں کما روی البخاری ان عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عنه استسقی بعباس رضی الله عنه وقال جاء االاستسقاء بِاَهْلِ الْخَیْرِ وَالصَّلاحِ عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وغیره ۔

یعنی مستحب یہ ہے کہ جب لوگوں میں کوئی نیکی میں مشہور ہو تو اس کے صدقے میں لوگ طلب بارش کی دعا کریں وہ یوں کہیں اے اللہ ہم تجھ سے بارش کی دعا کرتے ہیں اور سفارش کرتے ہیں تیرے فلاں بندہ کے وسیلے سے۔ جیسا کہ امام بخاری نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے تھے اور فرماتے کہ بارش اہل خیر وصلاح کے صدقے میں ہوئی ہے یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھی مروی ہے۔

حضرت غوث اعظم علیہ الرحمہ کا فرمان :

حضرت غوث پاک ارشاد فرماتے ہیں :

مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ کُرْبَةً کَشَفْتُ عَنْهُ مَنْ نَادیٰ بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّةٍ فَرَّجْتُ عَنْهُ وَمَنْ تَوَسَّلَ اِلَی اللّٰهِ بِیْ حَاجَةً قُضِیَتْ حَاجَتُــــه۔

https://alislami.net

جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے گا مجھ کو پکارے گا تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا اور جو کوئی میرے توسل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ کریم جل جلالہ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا

(سفینۃ الاولیاء ص ۷۳)

حضرت امام ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمہ کا ارشاد :

شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ص ۱۶۶ پر ہے

وقال الامام ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ تعالی عنہ من کانت لہ الی اللہ تعالی حاجۃ واراد قضاء ھا فلیتوسل الی اللہ تعالیٰ بالامام الغزالی۔

حضرت امام ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمہ نے فرمایا جسے کوئی ضرورت درپیش ہو اور وہ ضرورت کو پوری کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ خدا کی بارگاہ میں امام غزالی کو وسیلہ بنائے۔

حضرت ابن جزری علیہ الرحمہ :

ابن جزری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب حصن حصین کے ص ۲۴ پر آداب دعا بیان فرمائے ان آداب میں سے ایک ادب یہ ہے۔

اَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِالْاَنْبِیَـــــاءِ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَـــادِہٖ۔

خدا کی بارگاہ میں انبیاء کرام اور اللہ کے نیک بندوں کو وسیلہ بنائے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ :

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ بھی وسیلہ لیتے ہوئے رباعی میں اپنا

عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔

خدایا بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ

اے پروردگار عالم حضرت فاطمہ کی اولاد کے صدقے میں ایمان کے قول پر میرا خاتمہ فرما۔

حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ :

حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ نے بھی اپنی تصنیف لطیف، یوسف وزلیخا میں انبیاء کرام سرور کائنات کا وسیلہ لینے کا ذکر اس طرح فرمایا ہے :

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم — نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

اگر حضرت آدم محمد ﷺ کے اسم گرامی کو شفیع نہ بناتے تو نہ حضرت آدم کی توبہ قبول ہوتی اور نہ حضرت نوح علیہ السلام غرق ہونے سے نجات پاتے۔

نور الایضاح میں ص ۱۹۵ پر ہے

جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ جِئْنَا کَمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِیَشْفَعَ لَنَا۔

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو بہترین جزاء عطا فرمائے ہم آپ دونوں کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ دربار رسالت ﷺ میں آپ دونوں کا وسیلہ اور ذریعہ اختیار کریں تاکہ رحمت عالم ﷺ ہمارے لئے شفاعت فرمائیں۔ (فتاوی عالمگیر جلد ا ص ۲۶۶) پر بھی یہ بات ہے۔

https://alislami.net

مواہب میں ہے کہ حضرت جابر نے کہا

قد اجاب اللہ اذ دعا ونجی فی بطن السفینۃ نوح
وما ضرت النار الخلیل لنورہ ومن اجلہ نال الفداء ذبیح

حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ :

حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی دلائل الخیرات شریف کے حزب سادس میں فرماتے ہیں :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰے عِنْدَکَ یَا حَبِیْبَنَا یَا سَیِّدَنَا یَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ یَا نِعْمَ الرَّسُوْلِ الطَّاہِرِ"

(بحوالہ لجج البینات فی ثبوت الاستعانۃ من الاموات ص ۸)

اے اللہ بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے اس حبیب کے وسیلہ سے جو تیرے نزدیک برگزیدہ ہیں اے ہمارے حبیب اے ہمارے سردار اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کو وسیلہ بنا رہے ہیں آپ کے رب کی طرف آپ ہماری شفاعت کیجئے عظیم مالک کی بارگاہ میں اے بہت ہی اچھے پاک رسول۔

اللہ والوں کے صدقے میں عذاب اٹھالیا جاتا ہے : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اہل زمین پر عذاب بھیجنے کا ارادہ ہوتا ہے لیکن جب اپنے پیاروں کو دیکھتا ہے تو ان کی وجہ سے اہل زمین سے عذاب ہٹالیتا ہے اے ابو ہریرہ تم ان کے طریقے کو لازم پکڑو۔

(اردو تفسیر روح البیان جلد دوم ص ۳۱۴)

https://alislami.net

مشکوۃ شریف جلد ۲ ص ۵۸۲ پر ہے

عَنْ شُرَيح بنُ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكر اهل الشام عِنْدَ عَلِيٍّ وقِيْلَ اِلْعَنهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ قَالَ لاَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الابدال يكونون بالشام وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكانه رجلاً يَسْقِیْ بِهِمُ الْغَيْثَ وَيُنْتصر بِهِمْ عَلَى الاَعْدَاءِ ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب۔

مقامات حریری جو زیادہ تر عربی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے اس میں ہے ثم بالتوسل بمحمد سيد البشر والشفيع المشفع پھر ایسے محمد ﷺ کو وسیلہ بنانے کے ساتھ جو مخلوق کے سردار ہیں اور شفاعت کرنے والے ہیں جن کی شفاعت قبول کی گئی ہے۔

شرح وقایہ جلد اول میں خطبہ کے شروع میں ہے ''فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمتوسـل اِلَى اللّٰهِ تعالى باقوى الذريعه'' مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں وسیلہ ڈھونڈتے ہوئے اللہ کی طرف سب سے قوی ذریعہ سے۔ حاشیہ میں فرماتے ہیں ''التوسـل الى المقرب بمعنى نزديكى جستن ووسيله خواستن وفيه امتثال لقوله تعالى ' يا ايها الذين آمنوا الخ'' ودلت الاحاديث على جواز التوسل بالاعمال الصالحة والذوات الفاضلة یعنی توسل کے معنی نزدیکی ڈھونڈنا اور وسیلہ چاہنا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے قول ''یا ایھا الذین آمنوا الخ'' کو بجالانا ہے اعمال صالحہ اور ذوات فاضلہ کو وسیلہ بنانے پر حدیثیں بھی دلالت کرتی ہیں اقوی الذریعہ کے بارے میں حاشیہ میں محشی فرماتے ہیں ''وهى الوسيلة وانما اختاره عليه رعاية تسجع الشريعة والمراد به اما

https://alislami.net

الرسول ﷺ واما القرآن واما الصلوۃ علی الرسول واما علم الشریعة والاحکام الشاملة للفقه والاصول والکلام"۔

یعنی اقوی الذریعہ سے مراد وسیلہ ہے اور اس سے مراد یا تو رسول ہیں یا قرآن ہے یا نبی پر درود پاک کا پڑھنا ہے یا علم شریعت اور وہ احکام مراد ہیں جو فقہ اور اصول اور علم کلام کو شامل ہے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ چاہے رسول مراد ہوں یا قرآن یا درود یا علم شریعت یہ سب کے سب غیر اللہ ہیں تو معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

دلائل الخیرات شریف حزب سادس میں ہے

اَسْأَلُکَ بِحُرْمَةِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَقبر نبیك علیه السلام (اے اللہ) میں تجھ سے مانگتا ہوں شہر حرام اور بلد حرام اور مشعر حرام کی حرمت کے واسطہ سے اور تیرے نبی ﷺ کی قبر کے واسطے سے۔

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح کے اندر ہے :

"وَاللّٰه الکریم اَسْئَلُ وَبِحَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی اِلَیْهِ اَتَوَسَّلُ ان نَّنفَع بِهٖ جَمِیْعِ الامة" میں کرم کرنے والے اللہ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے حبیب پاک کو اس کے حضور وسیلہ بناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نفع دے اس کے ذریعہ تمام امت کو۔

اولیاء اللہ کے وسیلہ سے فتح و نصرت :

حدیث پاک میں ہے "یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ

https://alislami.net

دجلہ کے کنارے پہونچا تو وہاں نہ کوئی جہاز تھا اور نہ ہی کوئی کشتی حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت خالد بن ولید آگے بڑھ کر دریا کو فرمایا ''یَا بَحْرُ اِنَّكَ تَجْرِیْ بِاَمْرِ اللّٰهِ فَبِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَبِعَدْلِ عُمَرَ خَلِیْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلَا خَلَّیْتَنَا وَالْعبور'' اے دریا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہے محمد مصطفےٰ ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول کے عدل کے وسیلہ سے ہم کو پار ہو جانے دو۔

دونوں حضرات نے یہ کہہ کر اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے اور سارے لشکر نے اپنے سرداروں کو دیکھ کر اپنے گھوڑے اور اونٹ دریا میں ڈال دیئے اور دریا کو عبور کر لیا جب مجاہدین نے دیکھا تو ان کے گھوڑوں اور اونٹوں کے سم تک بھی پانی سے تر نہ ہوئے تھے۔ (بحوالہ مدلل تقریریں ص ۱۷۹ الریاض النضرۃ ص ۱۹ جلد ۲ نزہۃ المجالس ص ۱۶۰ جلد ۲)

شامی کے مقدمہ میں علامہ ابن عابدین نے درج فرمایا ہے :

فقہ حنفی کی مشہور کتاب شامی میں علامہ ابن عابدین علیہ الرحمہ نے شامی کے مقدمہ میں درج فرمایا ہے امام شافعی فرماتے ہیں ''اِنِّیْ لَاَ تَبَرَّكَ بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَجِیْءُ اِلٰی قَبْرِهٖ فَاِذَا عَرَضَتْ لِیْ حَاجَةٌ صَلَّیْتُ رَكْعَتَیْنِ وَسَاَلْتُ اللّٰهَ عِنْدَ قَبْرِهٖ فَتُقْضٰی سَرِیْعًا''۔

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر مبارک پر آتا ہوں جب مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو فوراً حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

https://alislami.net

مِنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ من صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ'' ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور پھر آپس میں لوگ پوچھیں گے کہ تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں ہے پس ان لوگوں کے لئے فتح و نصرت ہو گی۔

ثُمَّ يَأتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ من صاحب اصحاب رسول الله ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ'' پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ کیا تم میں کسی نے صحابی رسول کی صحبت پائی ہے (تابعی) ہے لوگ کہیں گے کہ ہاں ہے پس ان کی فتح و نصرت ہو گی ''ثُمَّ يَأتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ من صاحب من صاحب اصحاب رسول الله ﷺ فيقولون نعم فيفتح لهم'' پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ کیا تم میں کوئی ہے جس نے رسول کے صحابی کی صحبت پائی ہے یعنی تبع تابعین لوگ کہیں گے ہاں پس ان کو فتح و نصرت حاصل ہو گی

(بخاری شریف ۷۷ اج ۲ مشکوۃ شریف ص ۵۵۳)

عدل فاروق کے وسیلہ کی برکت سے دریا کا راستہ دے دینا :

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی قیادت میں ایک لشکر مدائن و کسریٰ کی طرف روانہ فرمایا جب لشکر دریائے

https://alislami.net

ابن مفلح فروع کے اندر جلد ا ص ۵۹۵ پر رقمطراز ہیں :

وَيَجُوْزُ التَّوَسُّلُ بِصَالِحٍ وَقِيْلَ يَسْتَحِبُّ

(بحوالہ التوسل بالنبی وبالصالحین ص ۲۰۷)

یعنی نیک شخص کو وسیلہ بنانا جائز ہے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے

وسیلہ کے بارے میں حضرت سواد بن قارب کا قصیدہ :

وسیلہ کے جائز ہونے کے ثبوت میں حضرت سواد بن قارب کا وہ قصیدہ ہے جس کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں آپ نے پڑھا تھا۔ جس کو طبرانی نے کبیر کے اندر روایت بیان کیا۔

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُه وَاِنَّكَ مَأْمُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبِ

وَاِنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِيْنَ وَسِيْلَةً اِلَى اللّٰهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَايِبِ

وَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ بِمُغْنٍ فَتِيْلاً عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

(شواہد الحق ص ۱۶۶)

جب حضرت سواد بن قارب نے " وانك ادنی المرسلین وسیلة " اور کن لی شفیعا پڑھا تو حضور ﷺ نے اس کو ناپسند یا انکار نہیں کیا، آپ کا اس سے انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے وانك ادنی المرسلین وسیلة اور کن لی شفیعا اپنی جگہ پر صحیح ہے اور جب صحیح ہے تو ذات مصطفے ﷺ کو وسیلہ بنانا جائز ہوا۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کا فرمان :

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

https://alislami.net

قَبْرُ مُوْسَى الْكَاظِمِ تِرْيَاقٌ مُجَرَّبٌ لِاِجَابَةِ الدُّعَاءِ

(حاشیہ مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۴ یعنی حضرت موسیٰ کاظم کی قبر دعا کی قبولیت کے لئے آزمودہ تریاق ہے۔

حضرت امام غزالی شافعی کا فرمان :

احیاء العلوم میں باب زیارۃ المدینۃ وادابھا کے اندر ہے جلد ا ص ۲۶۰

يَقُوْلُ الزَّائِرُ اَللّٰهُمَّ قَصَدْنَا نَبِيك مستشفعين به اِلَيْكَ في ذنوبنا وقال في ٰاخره وَنَسْأَلُكَ بِمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكَ وَحَقِّهِ اِلَيْكَ۔

حضرت علی خواص علیہ الرحمہ کا ارشاد :

حضرت علی خواص علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ حَاجَةً فَاسْأَلُوْهُ بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ان تفعل لناكذا وكذا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يبلغ ذالك لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَقُوْلُ له اِنَّ فُلَانًا سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِحَقِّكَ فِىْ حَاجَة كذا وكذا فيسأل النبى ﷺ ربه فى قضاء تلك الحاجة فيجاب لان دعاء ہ ﷺ لايرد۔ حجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين (ص ۸۱۷)

جب تم اللہ سے کسی حاجت کا سوال کرو تو اس کو محمد ﷺ کے وسیلہ سے مانگو اور کہو اے اللہ ہم تجھ سے محمد ﷺ کے صدقے میں مانگ رہے ہیں ہمارے لئے ایسا ایسا کر تو بیشک اللہ کا ایک فرشتہ اس کو رسول کی بارگاہ میں بھیجے گا اور وہ فرشتہ آپ سے عرض کرے گا کہ بیشک فلاں نے آپ کے وسیلہ سے ضرورت کے بارے میں ایسا ایسا سوال کیا ہے تو نبی ﷺ اس ضرورت کے

https://alislami.net

پوری کرنے میں اپنے رب سے دعا فرمائیں گے ان کی دعا قبول ہو گی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا رد نہیں کی جاسکتی۔

المہند کے ص ۱۳ پر ہے :

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء وصلحاء واولیاء وشہداء وصدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی حیات میں یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں اس جیسے اور کلمات کہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان کے ص ۸۲ پر لکھتے ہیں :

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر کچھ تم دو اللہ کے واسطے یہ لفظ نہ کہنا چاہئے ہاں اگر یوں کہے کہ یا اللہ کچھ دے شیخ عبد القادر کے واسطے تو بجا ہے۔

معلوم ہوا کہ مولوی اسماعیل دہلوی بھی توسل کے قائل ہیں۔

حضرت ابو الحسنات عبد الحئ لکھنوی طبقات شرح وقایہ میں درس اول سے قبل ص ۶ پر فرماتے ہیں :

بحوالہ الحق البینات ص ۱۳

واللہ تعالی اسئل سوالا الضارع الخاشع متوسلا بحبیبه المشفع الشافع ان یتقبل هذا التصنیف (ای عمدة الرعایة) وسائر تألیفاتی۔

اس عبارت میں بھی مصنف نے حبیب پاک ﷺ کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنایا ہے۔

https://alislami.net

☆☆☆

حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ کی کتاب مواہب لدنیہ میں ہے کہ

" وقف اعرابی علی قبره الشريف ﷺ وقال اللهم انك امرت بعتق العبيد وهذا حبيبك وانا عبدك فاعتقني من النار على قبر حبيبك فهتف به هاتف يا هذا تسال العتق لك وحدك هلا سالت العتق لجميع المومنين اذهب فقد اعتقتك". (بحوالہ الدرر السنیۃ ص ۲۶)

ایک اعرابی رسول پاک ﷺ کی مزار پاک کے پاس کھڑے ہو کر عرض کیا اے مالک و مولیٰ تو نے غلاموں کے آزاد کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ تیرے حبیب پاک ہیں اور میں تیرا بندہ ہوں مجھے جہنم سے آزاد فرما اپنے حبیب پاک کی قبر کے قریب تو انہیں ایک غیبی آواز دینے والے نے آواز دی اے شخص تم صرف اپنی آزادی کے لئے دعا مانگ رہے ہو۔ کیوں نہیں تو نے تمام مسلمانوں کی آزادی کے لئے دعا مانگی۔ جا میں نے تجھے آزاد فرمادیا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ :

بعض لوگ اللہ کے مقبول بندوں کو قضائے حاجات کا وسیلہ بنانا شرک سمجھتے ہیں۔ درحقیقت وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

جب تک کسی امر ممتنع لذاتہ کا اعتقاد نہ ہو شرک نہیں ہو سکتا؟ اور ظاہر ہے کہ کسی کا وسیلہ ہونا ممکن ہے۔

نا سمجھی کی وجہ سے جو توسل کے قائل نہیں ان کی دلیل ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کریں۔ قضائے حاجات میں کسی بزرگ کو خدا کے دربار میں وسیلہ بنانا اس لیے شرک ہے کہ مشرکین عرب بھی اپنے بتوں کو خدا کے دربار میں وسیلہ ہی بناتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی مشرک قرار دیا۔ چنانچہ

https://alislami.net

اس کے ثبوت میں قرآن پاک کی آیت کریمہ پیش کرتے ہیں۔

''مانعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى''یعنی ہم ان کو صرف اس لئے پوجتے ہیں تاکہ وہ ہمیں اللہ کے پاس قریب کردیں۔

مدارک شریف کے اندر اس کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ ''والذين عبدوالاصنام يقولون'' (مانعبدهم الا ليقربونا زلفىٰ) یعنی جولوگ بتوں کی عبادت کرتے وہ کہتے ہم ان کو اس لیے پوجتے ہیں تاکہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔

تفسیر جلالین میں اس کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں ''والذين اتخذوا من دونه الاصنام اولياء وهم كفار مكة قالوا ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفىٰ'' یعنی وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے علاوہ بتوں کو ساتھی بنالیا وہ کفار مکہ ہیں ان لوگوں نے کہا ہم ان بتوں کو اس لئے پوجتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب کردیں ایک بات یاد رکھیں ایک ہے کسی کو وسیلہ بنانا اور ایک ہے کسی کو مستحق الٰہ سمجھ کر اس کی عبادت کرنا، دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

بیشک بتوں کا مقرب الی اللہ ہونا قطعاً باطل ہے لیکن مدارِ شرک ان کی عبادت پر ہے توسل پر نہیں۔

توسل میں مسلمانوں اور کفار میں فرق کیا ہے۔ اس کو بقدر تفصیل بیان کردینا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ منکرین کی غلط فہمی کا ازالہ ہو جائے۔

(۱) کفار جن بتوں کو خدا کی بارگاہ میں عزت وجاہ کا عقیدہ رکھتے تھے تو اللہ تعالی نے اپنی بارگاہ میں ان کے لئے عزت وجاہ کے حصول پر کوئی دلیل قائم نہیں فرمائی مگر انبیاء کرام کے لئے اس مرتبہ کے حصول پر رب قدیر نے دلیل قائم فرمائی ہے۔

https://alislami.net

دلیل ملاحظہ ہو :

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہوتا ہے ''وکان عند الله وجیها'' اور وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) خدا کی بارگاہ میں ذو وجاہت تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہوتا ہے :

''وجیها فی الدنیا والآخِرة'' (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اور آخرت میں ذو وجاہت ہیں۔ اسی طرح پیغمبر اعظم ﷺ کے بارے میں ارشاد ربانی ہوتا ہے ''وما ارسلناك الا رحمة للعالمین'' اسی طرح ارشاد ہوتا ہے '' ماکان الله لیعذبهم وانت فیهم'' اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے ''ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ '' اور بیشک قریب ہے کہ آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(۲) دوسرا فرق یہ ہے کفار بتوں کے بارے میں نفع اور ضرر کا اعتقاد رکھتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کو یہ طاقت قطعاً نہیں عطا فرمائی۔ اس کے برخلاف انبیاء علیہم السلام کو رب قدیر نے یہ قدرت عطا فرمائی ہے چنانچہ قرآن پاک میں اس کا ثبوت موجود ہے رب قدیر ارشاد فرماتا ہے۔

''انك لتهدی الی صراط مستقیم'' بیشک آپ لوگوں کو سیدھی راہ کی ہدایت دیتے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ''مانقموا الا ان اغناهم الله ورسوله من فضله '' ان منافقین کو نہ برا لگا مگر یہ کہ اللہ اور اس کے رسول نے مسلمانوں کو اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

اسی طرح زید بن حارثہ کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے ''انعم الله علیه وانعمت علیه'' اللہ نے بھی (زید بن حارثہ) پر انعام فرمایا اور آپ نے

https://alislami.net

بھی انعام فرمایا۔ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اعظم ﷺ ہدایت بھی دیتے ہیں اور غنی بھی کرتے ہیں اور انعام بھی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ نفع پہونچانا رسول کا بھی کام ہے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہوتا ہے :" والذین یؤذون رسول الله لهم عذاب الیم " یعنی جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہوتا ہے : "ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والآخِرة واعد لهم عذابا مهینا"

بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ نے انبیاء کو اپنی بارگاہ میں عزت وجاہ اور مرتبہ بھی دیا ہے اور ان کو نفع ونقصان پہونچانے کی طاقت بھی عطا فرمائی ہے۔

المختصر۔ اس آیت سے واضح ہوگیا کہ کفار بتوں کے ساتھ جو کچھ معاملہ کرتے تھے وہ عبادت کے عنوان سے کرتے تھے، اور اُن کو اپنا مستحق عبادت سمجھتے تھے اور یہ سب باتیں باطل ہیں، پروردگار عالم کی بارگاہ میں دست بستہ میری یہی دعا ہے کہ پروردگار عالم ہر ایک کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔ بجاہ حبیبہ سید المرسلین

کمپوزنگ : یزدانی کمپیوٹر سینٹر
نزد مدرسہ شمس العلوم گھوسی
Ph:05474-223744

https://alislami.net